سوال نمبر: "نالۂ نے" کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھو

مولانا روم نے اپنی مثنوی میں اخلاق و آداب، مذہبی نکات، پند و نصیحت تمثیلی انداز میں کی ہے۔ ان کی داستان عبرت انداز ہوتی ہے اور ان کے نکات اہم مسئلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ نالۂ نے میں "نے" کو ایک علامت کے طور پر استعمال کیا ہے۔ مولانا روم "نے" کو انسانی روح سے لیتے ہیں اور اس کا تعلق خدا کے نور سے ہے۔ خدا کے نور کا ایک ٹکڑا انسانی ڈھانچے میں آکر قید ہو جاتا ہے۔ ذات باری کل ہے اور انسان اس کا جز ہے۔ روح کا سرچشمہ اور اس کا مسکن دریائے نور ذات باری ہے جو انسانی ڈھانچے میں اسیر ہو کر ہر لمحہ پریشان رہتا ہے تاکہ وہ اپنے حقیقی مسکن کے پاس واپس ہو جائے۔ وہ وصل کے لئے گویا تڑپتی رہتی ہے اور گریہ وزاری کرتی رہتی ہے۔ جس طرح سے بانسری کی آواز ہوتی ہے جسے سرکنڈے سے کاٹ کر بنایا جاتا ہے۔ اس کی آواز رقت اور جذبات سے بھری ہوتی ہے۔ چونکہ لوگوں نے اسے اصل سے جدا کر دیا ہے۔ وہ اپنے اصل سے ملنے کے لئے گویا بے قرار ہے۔ جس طرح بانسری سرکنڈے کے جدائی کے غم میں رو رہی ہے لیکن کوئی اس کے درد کو اس کے غم کو سمجھ نہیں پاتا ہے۔ وہ ایسا دل چاہتی ہے جو جدائی کا غم برداشت کر چکا ہو تاکہ اس سے وہ اپنے غم فرقت کی ترجمانی کر سکے۔ وہ اپنے اصل سے ملنے کے لئے ہر لمحہ سسک رہی ہے اور اس کی آواز کو ہم سمجھ نہیں پاتے ہیں اگرچہ اس کی آواز کو ہر نیک و بد نے

سنی لیکن کسی نے بھی اس کا راز نہ جانا اور نہ جاننا چاہا۔ حالانکہ
اس کی آواز سے اس کا راز الگ نہیں ہے صرف سننے کے لیے کان
ہونا چاہیے جو اس کی گہرائی تک جاکر اس کے مفہوم کو جان سکے۔ اس
کی آواز میں زندگی کی تاثیر ہے۔ اس کی آواز عشق کی آواز ہے۔ یہ
بانسری زہر بھی ہے اور تریاق بھی۔ بانسری کی آواز عشق مجنوں کی
ترجمانی کرتی ہے اور حقیقت میں اس آواز کے درد کو وہی سمجھ
سکتا جو عالم بیخودی میں ہو۔ اس کو پہچاننے کے لیے سیم و زر کی
بندشوں کو توڑنا ہوگا۔ قناعت کی راہ پر صدف کے مانند چلنا
ہوگا۔ کیونکہ عاشقی کی راہ میں ہر طرح کے مصائب کا سامنا کرنا
پڑتا ہے۔ تب وہ اپنے تمام عیوب سے پاک ہو جاتا ہے۔ یہ عشق
ہی انسانی فطرت کی دلیل ہے اور یہی تمام روحانی امراض کی دوا
ہے۔ یہ عشق کی بدولت رسول اللہ نے آسمان کی سیر کی، موسیٰ
نے طور پر نور خداوندی کو دیکھا۔ جس شخص میں یہ جذبہ عشق
نہیں وہ زبان رکھتے ہوئے بھی گونگا ہے۔ انسان کو اپنے اندر
عشق کا یہ روحانی جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ چونکہ معشوق ہی سب
کچھ ہے۔ سب اس کی دست نگر ہے۔ اس لیے اس کے خاطر سب
کو فنا کر دینا چاہیے۔ جس کو اپنے معشوق کی فکر نہیں وہ طائر
بے پر کے مانند ہے۔ اس میں طاقت پرواز نہیں۔ وہ حالات زمانہ
سے بے خبر رہتا ہے۔ لیکن اس کے لیے اپنے دل کو تمام آلودگی
سے پاک کرنا ہوتا ہے اور اسی پاک دل میں اس معشوق کا
عکس نظر آسکتا ہے۔ جو کوئی بھی اپنے معشوق کی محبت اپنے

دل میں رکھتا ہے دنیا والے اس سے آگاہ ہو جاتے ہیں یعنی یہ
وہ جذبہ ہے جو چھپ نہیں سکتا۔